خودکُشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ کا حکم

ریفرنس نمبر: FMD-1565 تاریخ: 25-09-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

خودکشی بے شک حرام اور گناہِ کبیرہ ہے اوراحادیث کریمہ میں اس کے متعلق سخت وعیدیں وارد ہیں، لیکن خودکشی کرنے سے مسلمان، کافر نہیں ہو جاتا، مسلمان ہی رہتا ہے اور نمازِ جنازہ ہر مسلمان کی پڑھنے کا حکم ہے، اگرچہ وہ کتنا ہی بڑا گنہگار ہو۔ صرف چند لوگ ایسے ہیں جن کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، لیکن ان میں خودکشی کرنے والا شامل نہیں ہے، لہذا اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا بھی نہ صرف جائز، بلکہ فرضِ کفایہ ہے، تاہم کسی بڑے پیشوا اور بڑے عالم و مفتی کو زجراً (دوسروں کی عبرت لیے)، اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے، تاکہ لوگوں کو تنبیہ ہو اور آئندہ کوئی خودکشی پر اقدام نہ کرے۔ عام ائمہ حضرات اور عوام جنازہ پڑھ لیں تاکہ فرض کفایہ ادا ہو جائے۔

مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے: "وقاتل نفسه۔۔۔۔۔يغسل ويصلى عليه عند أبي حنيفة ومحمد وهو الأصح عندي لأنه مؤمن مذنب" یعنی طرفین کے نزدیک خودکشی کرنے والے کو غسل دیا جائے گا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اور میرے نزدیک یہی قول زیادہ صحیح ہے، کیونکہ وہ بہر حال مسلمان ہے، اگرچہ گنہگار سہی۔

اسی کے تحت حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: "فصار كغيره من أصحاب الكبائر" تو یہ شخص دیگر گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والوں کی طرح ہو گیا (اس لیے عام مرتکبِ کبیرہ کی طرح اس کی بھی نمازِ جنازہ پڑھی

جائے گی)۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 602، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”جس نے خودکشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، مگر اُس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی، اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو۔“

(بہارِ شریعت، جلد 01، صفحہ 827، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے: ” اگر علما و فضلا ، باقتدائے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المدیون وفی قاتل نفسہ (یعنی جیسے مقروض اور خودکشی کرنے والے کی حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے زجراً نمازِ جنازہ نہیں پڑھی ایسے ہی) بغرض زجر و تنبیہ نماز جنازہ بے نماز سے خود جُدا رہیں، کوئی حرج نہیں، ہاں یہ نہیں ہو سکتا کہ اصلاً کوئی نہ پڑھے یوں سب آثم و گنہگار رہیں گے۔ مسلمان اگرچہ فاسق ہو اُس کے جنازہ کی نماز فرض ہے الا من استثنی ولیس ھذا منھم (مگر جو مستثنیٰ ہیں اور یہ ان میں سے نہیں ہے)“

(فتاوی رضویہ، جلد 05، صفحہ 108، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

25 محرم الحرام 1441ھ / 25 ستمبر 2019ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے